29مارچ2011ء
برائے فوری اجراء
066/2011

رابطہ: البرٹو راڈریگیز
ترجمان
فون: 0300-501-2640

لیبیا کے مسئلے پر صدر اوبامہ کا قوم سے خطاب .....اقتباسات

نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی
واشنگٹن ڈی سی
28مارچ2011ء

پچھلے مہینے لیبیا میں قذافی کے خوف کی گرفت کی جگہ آزادی کی امید نے لے لی۔ پورے لیبیا کے شہروں اور قصبوں میں لوگ سڑکوں پر نکل آئے اور اپنے انسانی حقوق کا مطالبہ کرنے لگے۔ لیبیا کے ایک شخص کے بقول" پہلی مرتبہ امید پیدا ہوئی ہے کہ ہمارا چالیس سال کا بھیانک خواب جلد ہی ختم ہوجائے گا۔" جب قذافی کو اس طرح کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تو اس نے اپنے عوام پر حملے شروع کردیئے۔

جب دنیا نے اس کی مذمت کی تو قذافی نے حملوں میں اور شدت پیدا کردی اور لیبیا کے لوگوں کے خلاف باقاعدہ فوجی مہم شروع کردی۔ بیگناہ لوگوں کو نشانہ بنایا جانے لگا۔ ہسپتالوں اور ایمبولینس گاڑیوں پر حملے ہونے لگے۔ صحافیوں کو گرفتار کیا گیا، ان سے جنسی زیادتی کی گئی اور قتل کردیا گیا۔ عوام کو خوراک اور ایندھن کی سپلائی روک دی گئی۔ مصراتہ میں لاکھوں لوگوں کا پانی بند کردیا گیا۔ شہروں اور قصبوں پر گولہ باری کی گئی۔ مسجدوں کو تباہ کیا گیا۔ رہائشی عمارتوں کو ملبے کا ڈھیر بنادیا گیا۔ فوجی جیٹ طیارے اور ہیلی کاپٹر لوگوں پر بمباری کرنے لگے، جن کے پاس فضائی حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔

بین الاقوامی برادری نے کوشش کی کہ طاقت کے استعمال کے بغیر تشدد بند کرایا جائے۔ لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ دس دن پہلے بین الاقوامی برادری نے قذافی کو آخری وارننگ دی کہ وہ لوگوں کو ہلاک کرنے کی مہم بند کرے ورنہ نتائج بھگتنے کیلئے تیار ہوجائے۔ لیکن قذافی کی فوجوں نے کارروائی روکنے کی بجائے اپنی پیشقدمی جاری رکھی اور وہ سات لاکھ مَردوں، عورتوں اور بچوں کی آبادی پر مشتمل شہر بن غازی کی طرف بڑھنے لگیں جہاں کے لوگ قذافی کے ظلم وستم سے نجات چاہتے تھے۔

اب امریکہ اور دنیا کیلئے فیصلے کا لمحہ آپہنچا تھا۔ قذافی نے اعلان کیا کہ وہ اپنے عوام پر "رحم نہیں کھائے گا"۔ اس نے عوام کو چوہے قرار دیا اور دھمکی دی کہ انھیں گھر گھر جاکر سزا دی جائے گی۔ ماضی میں بھی ہم دیکھ چکے تھے کہ وہ عام شہریوں کو سڑکوں پر پھانسی پر لٹکوادیتا تھا۔ اس نے ایک دن میں ایک ہزار سے زیادہ لوگوں کا قتل عام کرایا۔ ہم دیکھ رہے تھے کہ اس کی فوجیں شہر کے مضافات میں پہنچ چکی ہیں۔ ہمیں معلوم تھا کہ اگر ہم نے مزید ایک دن کی بھی تاخیر کی تو بن غازی میں، جو تقریباً شارلٹ جتنا بڑا شہر ہے، قتل عام ہوگا اور اس کی گونج پورے علاقے میں پہنچے گی اور پوری دنیا کے ضمیر پر دھبہ لگے گا۔

لیبیا کے عوام کے تحفظ کیلئے امریکہ اکیلے کارروائی نہیں کررہا۔ ہمارے ساتھ ایک مضبوط اتحاد ہے جس میں اضافہ ہورہا ہے۔ اس میں برطانیہ، فرانس، کینیڈا، ڈنمارک، ناروے، اٹلی، اسپین، یونان اور ترکی جیسے ملک شامل ہیں جو کئی عشروں سے ہمارے ساتھ مل کر اس طرح کی مشکل صورتحال کا

مقابلہ کرتے آرہے ہیں۔اس کے علاوہ قطر اور متحدہ عرب امارات جیسے عرب دوست بھی ہمارے ساتھ ہیں جنھوں نے لیبیا کے لوگوں کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری نبھانے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔

تیز رفتاری سے انجام دی جانے والی اس فوجی اور سفارتی کارروائی کا اپنا ایک پس منظر ہے۔ جب 1990ء میں بوسنیا میں لوگوں کا قتل عام ہو رہا تھا تو بین الاقوامی برادری کو وہاں مداخلت کرنے میں ایک سال سے زیادہ کا عرصہ لگا تھا، تب کہیں جا کر لوگوں کی جانیں بچانے کیلئے فضائی طاقت استعمال ہوئی تھی۔

نیٹو کے رکن کی حیثیت سے ہم اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے علاوہ بین الاقوامی برادری کے ساتھ مل کر لیبیا کے لوگوں کو مدد فراہم کریں گے، جہاں فاقہ زدہ لوگوں کو خوراک کی اور زخمیوں کو علاج کی ضرورت ہے۔ ہم نے قذافی انتظامیہ کے 33 بلین ڈالر کے جو اثاثے منجمد کئے ہیں، ان کی حفاظت کریں گے تاکہ یہ لیبیا کی تعمیر نو کیلئے استعمال ہو سکیں۔ یہ رقم قذافی کی یا ہماری نہیں، لیبیا کے عوام کی ہے اور انھیں یقیناً یہ رقم ملے گی۔

قذافی ابھی تک اقتدار سے دستبردار نہیں ہوا اور جب تک وہ دستبردار نہیں ہوگا، لیبیا خطرات سے دوچار رہے گا۔ قذافی کے جانے کے بعد بھی اس کی آمریت کے اثرات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ اس کی چالیس سالہ آمریت نے لیبیا کو چکنا چور کر رکھا ہے جہاں مضبوط سول اداروں کا فقدان ہے۔ لیبیا کے لوگوں کی امنگوں کے مطابق ایک جائز اور قانونی حکومت کی طرف منتقلی کا عمل ایک مشکل مرحلہ ہوگا۔ اس کے لئے امریکہ اپنے حصے کی مدد کرے گا تاہم یہ پوری بین الاقوامی برادری کی ذمہ داری ہوگی اور خاص طور پر خود لیبیا کے لوگوں کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ منتقلی کے اس عمل کو کامیاب بنائیں۔

یہ درست ہے کہ امریکہ ہر جگہ جبر و استبداد کے مقابلے کیلئے فوجی طاقت استعمال نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہم کبھی حق کا ساتھ نہ دیں۔ لیبیا میں ہم نے دیکھ لیا تھا کہ بہت بڑے پیمانے پر تشدد ہو سکتا ہے۔ ہم اس کا مقابلہ کرنے اور تشدد روکنے کی منفرد صلاحیت رکھتے ہیں اور اس کیلئے ہمیں پوری بین الاقوامی برادری کی تائید و حمایت بھی حاصل ہے۔ ہمارے دوست ہمارا ساتھ دینے کو تیار ہیں۔ عرب ملک بھی ہماری حمایت کر رہے ہیں اور خود لیبیا کے عوام بھی ہم سے مدد کی درخواست کر رہے ہیں۔

قائدانہ کردار کے حامل ملک کی حیثیت سے ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان سے پہلو تہی کرنا، خصوصاً انسانی زندگیاں بچانے کے حوالے سے ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، ان پر توجہ نہ دینا گویا اپنے آپ سے غداری کرنا تھا۔ ممکن ہے کچھ ملک دوسری ریاستوں میں ہونے والے مظالم سے چشم پوشی کریں لیکن امریکہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ بحیثیت صدر میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا تھا کہ قتل عام اور اجتماعی قبروں کا انتظار کروں اور پھر کارروائی کا حکم دوں۔

میں نے اپنی فوجوں کو جو فریضہ سونپا ہے، یعنی لیبیا کے لوگوں کو فوری خطرے سے بچانا اور نو فلائی زون قائم کرنا، اس کے لئے اقوام متحدہ نے منظوری دے رکھی ہے اور اسے بین الاقوامی برادری کی حمایت حاصل ہے۔ لیبیا کی حزب اختلاف نے بھی اس کی درخواست کی ہے۔

ہماری فوجی مہم جب پایۂ تکمیل کو پہنچے گی تو اس کے بعد ہم جو کچھ بھی کر سکتے ہیں، کریں گے۔ اور وہ یہ ہے کہ لیبیا کے لوگوں کی امنگوں کی حمایت کی جائے۔ ہم نے لوگوں کو قتل عام سے بچانے کے لئے مداخلت کی ہے۔ ہم اپنے اتحادیوں اور شراکت داروں کے ساتھ مل کر، جنھوں نے اس کارروائی کی قیادت سنبھال لی ہے، عام لوگوں کی حفاظت کیلئے کام کریں گے۔ ہم قذافی انتظامیہ تک ہتھیار اور رقم نہیں پہنچنے دیں گے۔ ہم اپوزیشن کی مدد کریں گے اور دوسرے ملکوں کے ساتھ مل کر کوشش کریں گے کہ قذافی اقتدار سے دستبردار ہو جائے۔ یہ کام ایک دن میں نہیں ہو سکتا اور قذافی کافی کمزور ہونے کے باوجود ابھی تک اقتدار سے چپکا ہوا ہے۔ قذافی کے حواریوں کو معلوم ہونا چاہئے، اور لیبیا کے تمام لوگوں کو بھی معلوم ہونا چاہئے، کہ تاریخ اب قذافی کے ساتھ نہیں۔ ہم نے لیبیا کے لوگوں کو جو مدد فراہم کی ہے اس کی بدولت وہ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کر سکیں گے اور ایسا ہی ہونا چاہئے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہماری سلامتی براہ راست خطرے میں نہیں ہوتی لیکن ہمارے مفادات اور ہماری اعلیٰ اقدار خطرے میں ہوتی ہیں۔

بسا اوقات تاریخ ایسے چیلنج پیش کرتی ہے جب پوری انسانیت اور اجتماعی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر قدرتی آفات کا مقابلہ کرنا یا قتل عام روکنا اور تجارت کا بہاؤ جاری رکھنا۔ یہ محض امریکہ کے مسائل نہیں لیکن یہ ہمارے لئے بہت اہم ہیں کیونکہ یہ ایسے مسائل ہیں جنھیں بہر حال حل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ہم اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ دنیا کے طاقتور ترین ملک کی حیثیت سے اس طرح کے حالات میں اکثر امریکہ کو مدد کیلئے پکارا جائے گا۔ ایسے حالات میں ہمیں آگے بڑھنے سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے، لیکن ساری کارروائی کا بوجھ صرف امریکہ پر ہی نہیں ڈالا جانا چاہئے۔

بلاشبہ فوجی کارروائی میں کئی طرح کے خطرات ہوتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک خطرہ اس وقت سامنے آیا جب لیبیا میں ہمارے ایک طیارے میں خرابی پیدا ہوئی اور ہمارے ہواباز کو پیراشوٹ کے ذریعے زمین پر اترنا پڑا۔ یہ صورتحال ایسے ملک میں پیدا ہوئی جہاں کا لیڈر امریکہ کو ہر وقت بُرا بھلا کہتا رہتا ہے اور جہاں ماضی کی تاریخ امریکہ کے زیادہ حق میں نہیں رہی۔ لیکن اس امریکی ہواباز کی ملاقات کسی دشمن سے نہیں ہوئی۔ لوگوں نے اس کا خیر مقدم کیا اور اسے گلے لگایا۔ ایک نوجوان نے، جو اُس کی مدد کو آیا تھا، کہا "ہم آپ کو دوست سمجھتے ہیں۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ ہماری فضاؤں کی حفاظت کر رہے ہیں۔"

یہ آواز اُس علاقے کی بہت سے آوازوں میں سے ایک ہے، جہاں نئی نسل اب اپنے حقوق سے محروم رہنے کو تیار نہیں۔ یہ درست ہے کہ وہاں تبدیلی کی وجہ سے کچھ عرصہ کیلئے پیچیدگیاں بھی پیدا ہوں گی۔ ترقی میں توازن کی کمی بھی ہو سکتی ہے اور مختلف ملکوں میں تبدیلی کا عمل ایک دوسرے سے مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ مصر کی طرح ایسے علاقے بھی ہیں جہاں اس تبدیلی سے ہماری توقعات اور جذبہ بڑھے گا۔ اور ایران ایسے ملک بھی ہو سکتے ہیں جہاں تبدیلی کو سختی سے کچلنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کے علاوہ خانہ جنگی اور فرقہ واریت جیسے حالات سے بچنا بھی بہت ضروری ہے اور مشکل سیاسی اور اقتصادی معاملات کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا۔

امریکہ اس تبدیلی کی رفتار اور دائرہ کار کو اپنی مرضی سے کنٹرول نہیں کر سکتا۔ صرف علاقے کے لوگ ہی ایسا کر سکتے ہیں لیکن ہم مدد ضرور دے سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تبدیلی کی یہ تحریک روکی نہیں جا سکتی اور ہمیں اُن لوگوں کا ساتھ دینا چاہئے جو اُنہی بنیادی اصولوں کے حامی ہیں جنھوں نے کئی بحرانوں میں ہماری رہنمائی کی ہے۔ ہم ان لوگوں کی مخالفت کرتے رہیں گے جو اپنے شہریوں پر تشدد کرتے ہیں۔ ہم آزادیٔ اظہار اور لیڈروں کو منتخب کرنے کی آزادی کے حق کی حمایت جاری رکھیں گے۔ ہم ان حکومتوں کی حمایت کریں گے جو اپنے عوام کی امنگوں کا خیال رکھتی ہیں۔

ہم خود انقلاب کی پیداوار ہیں۔ یہ انقلاب اُن لوگوں کے ذریعے آیا جو آزادی کی تڑپ رکھتے تھے۔ ہم اس حقیقت کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں تاریخ کا پہیہ حرکت میں آ چکا ہے اور نوجوان نسل اس تحریک کی قیادت کر رہی ہے۔ جہاں بھی لوگ آزاد رہنے کی خواہش کریں گے، امریکہ کو اپنے ساتھ پائیں گے۔ یہی وہ اعلیٰ اقدار ہیں، جو امریکی قیادت کو جانچنے کا حقیقی پیمانہ ہیں۔

###